رجسٹرڈ نمبر اے ۸۳

REGISTERED No A 783



جذبات احمق

(ہندوستان کے ظریف اور مشہور شاعر کا دیوان)

طبیعت ہر شعر پڑھ کر نہ پھڑک جائے تو چار آنہ جرمانہ۔

ملک کے نامی گرامی صاحبان جو اردو میں کتاب پر [illegible] ہیں تقریظیں لکھی ہیں مثلاً مولانا عبداللہ صاحب [illegible] خواجہ غلام نظام الدین صاحب [illegible] صاحب قدوائی ... ایک حصہ چھپ کر تیار ہو گیا باقی حصہ زیر طبع ہیں قیمت [illegible] علاوہ محصول ڈاک [illegible] جلد طلب فرمائیے۔

المشتہر:- منیجر دارالاشاعت احمقیات ڈاکخانہ دریاباد ضلع بارہ بنکی

غنچہ ماہوار

بچوں اور بچیوں کے لیے

بچوں کا معلم بچیوں کا اتالیق خاص طور کا استاد۔ علم و فن کا خزینہ شرافت و متانت کا سفینہ معلومات کی کان اخلاقیات و ادبیات کا مجموعہ ہفتہ میں ایک بار خاص ڈھنگ سے [illegible] سکے یہ ہر پرچہ [illegible] تعلیم و تربیت [illegible] غنچہ کا خاص مقصد ہے۔ زبان سلیس اور عام فہم [illegible] دینی اور ادبی معاشرت کا [illegible] بچے [illegible] سے یہ پرچہ طلب فرمائیے قیمت سالانہ [illegible]

پتہ:- محمد مجیب حسن مالک رسالہ غنچہ بجنور (یوپی)

ادب اردو کا ماہوار رسالہ

ادیب

انڈین پریس کا تیور اس کے عنقریب شائع ہوگا

ملک کے نامور اہل قلم مسلم الثبوت اساتذہ اور بہترین انشاپردازوں نے قلمی اعانت کا وعدہ کیا ہے۔ انتخاب مضامین حسن ترتیب اور خوش اسلوبی کے لیے [illegible] صاحب [illegible] کا نام کافی ضمانت ہے۔ [illegible] ادیب شائع ہوگا۔ اگر آپ بہترین علمی و ادبی مضامین دیکھنا چاہتے ہیں تو اجازت دیجئے کہ آپ کا نام نامی فہرست خریداران میں درج کر لیا جائے۔ قیمت سالانہ [illegible] نمونہ کے لیے [illegible] ٹکٹ ارسال فرمائیے۔

المشتہر:- منیجر ادیب انڈین پریس [illegible] گنج لکھنؤ

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

سدھا سندھو

بلا انوپان کی دوا

کف، کھانسی، ہیضہ، دمہ، بچوں کی [illegible] استسقاء پیٹ کا درد تھے بھی [illegible] کے ہر بچے دست و دودھ [illegible] انفلوئنزا وغیرہ مرضوں کی ایک بے مثال دوا ہے۔ جس کے صرف چند قطرہ پانی میں ڈال کر پی لینے سے ایک ہی خوراک میں پورا فائدہ دکھاتی ہے قیمت فی شیشی [illegible] محصول ڈاک [illegible] بارہ شیشی ایک ساتھ خریدنے سے [illegible] محصول معاف ویدوں ڈاکٹروں حکیموں اور عطاروں کو نمونہ مفت ملے گا۔

دد روگ کیسری یعنی داد کی دوا

بنا کسی جلن اور تکلیف کے داد کو صرف [illegible] گھنٹہ میں آرام کرنے والی ایک دوا ہے قیمت فی شیشی [illegible] بارہ شیشی ایک ساتھ منگانے سے محصول ڈاک خرچ معاف۔

بال سدھا

کمزور اور دبلے پتلے اکثر بیمار رہنے والے بچوں کو موٹا تازہ اور تندرست بنانے والی میٹھی دوا کو منگا کر پلا دیجیے۔ قیمت فی شیشی [illegible] ڈاک خرچ [illegible]

بڑی فہرست ہر ایک کو منگانے پر مفت ملے گی۔ ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

پتہ:- سکھ سنچارک کمپنی متھرا

شاہ پنچ کے سبر جاگ کھیلینگے وہ کونسل میں — چلو کھینگے ہم بھی آج گینڈاخاں کی ہولی

راقم
گینڈا خاں جمعدار شاعران بھالا دار تلمیذ حضرت نیرنگ کا کوروی۔

جلد ۸ — نمبر ۹
مضامین غیر
مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۲۳ء

لنگوٹے میں پھاگ

نوکری نادرد۔ تنخواہ غائب۔ پنشن نہونے کے برابر۔ بھوکے مرتے پیٹ پکڑے پھرتے ہیں مگر ہولی ضرور کھیلیں گے اسلیے کہ شام تک کسی نہ کسی طرح پیٹ بھر ہی جاتا ہے پیٹ بھرا اور دوسری سوجھی۔ مگر اسوقت تو دربار اودھ پنچ میں حاضری کی علت ہی اور ہے بندہ سیر بھرآٹے کی فکر میں گھر سے نکلا تھا کیا معلوم تھا کہ آج دھولینڈی کا دن ہے راستے میں چھگوؤں سے مڈبھیڑ ہوگئی ظالموں نے گھیر لیا زبردستی منھ کالا کیا سن کی داڑھی لگائی لنگوٹ کی صورت بنائی انگلیوں پر نچایا چوتڑوں پر دائرہ بجایا۔ چونکہ تمام عالم گینڈا خاں کو پیرانا خرانٹ چوٹی کا شاعر ظریف الطبع جانتا ہے پھر بھلا ہولیارے کیوں نہ جانتے لگے کہنے کہ ہولی کی غزل گاؤ۔ ہلکا مالی کو رجھاؤ بھیرت کو سواد ہو ہی چکا تھا فی الفور ایک غزل منقل کی اداسی ست سریلی آواز میں گائی کہ سارا کی آوا چر خفتہ بیہوش معلق ہوگیا۔ فرصت غنیمت جانی اُفتاں خیزاں دربار اودھ پنچ میں حاضر ہوا۔ ذرا گھڑا بھر گرم پانی منگائیے کہ رو سیاہی مٹاؤں پھر غزل سناؤں۔

(پنچ) غیرت دار کو چلو بھر پانی کافی ہے۔ وھو ھذا

ہوئی امسال یورپ میں ہتاشائی ہولی — کبھی لوزان کی مجلس کبھی یونان کی ہولی
جلی جب بیچ کی پچکاریاں باہم رقیبوں میں — مبارک لارڈ کرزن عہد کی پھاگن کی ہولی
اجل کے قہقہے مارے ہوئے غم سائل نے ایسے — کہ یونان کھیلتا ہے آج قبرستان کی ہولی
ہوائی مرکب اُبھری ستم گیر گورنر ہیں بھی — رچائی اب کی ترکوں نے نہایت شان کی ہولی
سُنا ہے پھر ہولی لشکر کشی بیت المقدس پر — جلادی کیوں صلاح الدین ایوبی جانکی ہولی
بہت ہوتا ہے صرفہ گولہ باری میں چاندی کا — لگائے گی رو دالہ یہ وزیرستان کی ہولی
پیا ہے چل رہی ہیں بیک کی پچکاریاں خوبے — ندا سنتے ہیں یا کی کھیلنے بیندھا کی ہولی
دھولینڈی میں اڑتے جاتے ہیں پیسا کی محاذ — یہ انسانوں کی ہولی ہے کہ ہے شیطان کی ہولی
جوا نور لگے ہم کو تماشا نے پہ تمہیں گے — کرم نے کسطرح کھیلی تھی ترکستان کی ہولی
مزا دیجائے گی گر سر جلال ہوگئی باہم — وزارت اعددرد و وزیر انگلستان کی ہولی
خلافت کا نگریس اب ایک ملکر پھاگ کھیلینگے — مزا آئیگا حسب دلخواہ ہوگی ہندوستان کی ہولی
پڑے یہ پچکاریاں یورپ کی سلسلہ میں مشرق پر — کیا جاذ ہیں پھی جرمن کی اور جاپان کی ہولی
محمد بھی شرکت یہیں گاندھی بھی مسرت میں — بہت پرلطف ہے امسال ہندوستان کی ہولی

ہولی

مولانا پنچ۔ امسال ہولی کی خیر سلا تھی۔ میں تو قلم توڑ کے بیٹھ گیا تھا کہ کچھ نہ لکھوں گا مگر اتفاقاً جمعدار شاعران حضرت گینڈا خاں صاحب بلائے بیدرماں کی طرح نازل ہوئے اور وہ ڈانٹ بتائی کہ پیشاب تو نہیں مگر یہ ہولی کی غزل نکل پڑی۔ سنا ہے کہ جمعدار شاعران بھی بارگاہ اودھ پنچ میں بہ منت حاضری دینے والے ہیں۔ خوب شد یک نہ شد دو شد ع

من بوا و پیر دو خواجہ تاشایم

وھو ھذا

کہاں جاتا رہا اے شیخ وہ جوش ولولوں میں — کہ تھوڑا جوش وہ کھلا کر جیسے تھا جوش جو ہولی میں
کوئی بیٹھک میں نیرنگ کوئی خوش ہولی میں — لنگوٹی کا کسی کو بھی نہیں کچھ ہوش ہولی میں
نکلکر گھر سے باہر ملک کی حالت ذرا دیکھو — پڑے ہیں بادۂ غفلت سے کیوں مدہوش ہولی میں
قدم ورلڈ کا آگے بڑھ کے پیچھے ہٹ نہیں سکتا — بلاتے ہیں بڑے کا مرتبہ پاپوش ہولی میں
سوا گجے رکے کپڑا نہیں کچھ اب نہیں ملتا — نظر آتا نہیں کوئی یہاں خوش پوش ہولی میں
رقیبوں کو یہاں میں تاج گنجی کا سرت سے — اگر ہو دلبر سو اج ہم آغوش ہولی میں
سمندر ہو اگر ہے کا تو پی جاؤں میں دم بھر میں — کہاں ہو جلیلے گا کوئی دریا نوش ہولی میں
خدا جانے کہ نکلیں تیری مہری میں منھ سے کیا باتیں — یہی بہتر ہے اے اشتر کہ ہو خاموش ہولی میں

بقلم — شیخ بھالا دار ظریف تلمیذ حضرت نیرنگ کا کوروی

ڈفلی وہی ہے اسکی وہی اسکا راگ ہے

امسال کس غضب کی یہ تقریب پھاگ ہے — ہولی کو یہ کہتے ہیں کہ دوزخ کی آگ ہے
ہندوستان میں شعلا سوراج ہیں بلند — دیکھیں تو کس طریق سے بجھتی یہ آگ ہے
ارکن وہ چوٹے اکھڑ کے ڈھیلے ہو کر رہا ہے — ہے آنکھ پہ ڈنڈا کہ بوتل کا کاگ ہے
آرام سے بیٹھ کر جو جلایا ہے کس طرح — کھانے کو گھر میں دال ہے اور نہ ساگ ہے
جلا نہیں ہے طرز حکومت کا آجتک — ڈفلی وہی ہے اسکی وہی اسکا راگ ہے
کھانے کو غیر کے ہے مثل چاپلوس سب — اچھا عدو کا اور بُرا اپنا بھاگ ہے

مس بعبت فرنگ سے تشریف صاف کہ
ہندوستاں کے دم سے نکھرا یہ راگ ہے

راقم
ن۔ش تھالا دار ظریف از لکھنؤ گنج

پھاگ

رسیا پنچ۔ سُنا ہے کہ حضرت لیڈر اس ذوق و شوق سے زمانے میں بارگاہ اودھ پنچ میں ہولی کھیلنے کا تہیہ کیا ہے بندہ اُن سے کچھ کم نہیں بسم اللہ یہی گو اور یہی میدان۔

ہے یہ میدان معانی تو ذرا کاٹ چلی
ہاں مری تیغ زباں آج تری بات ہے
وغیرہ ۔۔۔

ڈاڑھی گھسوٹتے ہیں عداوت کا پھاگ ہے
سب سے جدا ہے رنگ یہ کس رت کا پھاگ ہے
کیوں اختلاف ڈالدیا کانگریس میں
گویا یہ ہندیوں کی حماقت کا پھاگ ہے
آمادہ فساد ہے ہر قوم دہر میں
سارے جہان میں آج مصیبت کا پھاگ ہے
جاتے ہیں جوق جوق بصد شوق جیل میں
ہولی نہیں وطن کی محبت کا پھاگ ہے
ہر رنگ کے وہ تھان نہیں گے ہزار ہا
کہتے ہیں اہل ہند یہ عزت کا پھاگ ہے
کہہ کہہ کے یہ لگائیں گے اعدا کے جوتیاں
یارو خفا نہ ہو محبت کا پھاگ ہے
ہرتی ہیں دال بانٹتے ہیں لیڈران ملک
اچھا یہ کانگریس و خلافت کا پھاگ ہے
ہے اختلاف مسئلۂ جنگ و صلح میں
مزدوروں سے لڑینگے وزارت کا پھاگ ہے
ترکوں نے جو سنگین سرنا میں دیں لگا
یہ ہی تو یورپین شرارت کا پھاگ ہے
اعیان ملک دست ستم میں ہوئے اسیر
رنگیں یہ انکے واسطے عزت کا پھاگ ہے

الراقم

رنگین پھالا والڈی تلمیذ حضرت نیرنگ لوڈی مخلہ

عـــہ فرماسنی سے محاورے میں تغیر ہوگیا رنگولی ملی "پھاگ کھیلنا محاورہ ہے" ۱۲ سرکوب

پچکاریان

آ گئی ہولی دھوم ہے گھر گھر
پیسہ کوڑی نہیں ہے پاس مگر
بول کر جے مہاتما جی کی
پھاگ کھیلیں گے سب لنگوٹی پر

دیگر

شاد ہیں وہ کہ آج ہولی ہے
دم کے بوتل کی دانت کھولی ہے
مانگنے کے لیے گزک شاید
اس نے ڈالی گلے میں جھولی ہے

دیگر

لالہ لوگن کی عید آئی ہے
ننھے بچے ساتھ لائی ہے
پڑتی ہیں رنگ برنگ کی بوندیں
وہ مسرت کی بدلی چھائی ہے

دیگر

پھاگ کھیلیں وہ بھانگ کو پی کر
بوتل کشاکی اسپ دودو پی کر
دن ہے ہولی کا لوگ کہتے ہیں
پاس۔۔۔۔ کے سور ہو پی کر

دیگر

گاگا کے وہ کبیر سناتے ہیں گالیاں
لڑکوں کی بج رہی ہیں مزیدار تالیاں
کہتے ہیں کچھ نکلتا ہے منہ سے کچھ اور ہی
ہنستی ہیں ہو توفی پہ لالہ کی سالیاں

دیگر

ہولی آئی ہے مفلسی میں ہائے
رنگ بے پیسہ وہ کہاں سے منگائے
ہاں نکل جائیں حوصلے دل کے
پھاگ کوئی لنگوٹی میں کھلوائے

دیگر

درد کرتا ہے سُرخ ہے ساری
ہے عزیزان پہ نصفل دستاری
غبس ہولی میں دے کے مجرے کی
صدقہ کی اسپ اُس نے منہاری

دوسرا رنگ ملاحظہ ہو

ابھی منہ میں آئی بکا ہولی
ہوئی مفلسی میں دل آزار ہولی
گرانی ہو تو اُن کا دیدار ہولی
چڑھاؤں تجھے پھول کا ہار ہولی
ہزاروں کو کلاشن مفلس بناکر
کھلائیں لنگوٹی پہ سرکار ہولی
بجے ہیں دل سے جو گاندھی کے چیلے
وہ تیں دامت تیرے بیزار ہولی
کھلاتی ہے یوری پلاتی ہے ٹھرا
جلاتی ہیں ہے کیا مزے دار ہولی
کمر میں نہیں جبکے دو چار پیسے
ہوئی جان کا اُسکے آزار ہولی
دہن بھر دیا آگ سے جس نے اسکا
اُسی کو کیا کرتی ہے پیار ہولی
بہت مفلسی نے ستایا ہے اسکو
مرے لالہ جی کو ڈر کر خوار ہولی
بناتی ہے مفلس یہ منہ کالا کرکے
بلاتی ہے چالاک عیار ہولی
ہوئے خالی جھتی میں مٹکے کے مٹکے
دعا کیوں نہ دیں تجکو کلوار ہولی
خدا جانے کیا ہے کہ اس بے زری پر
ہزاروں ہیں تیرے خریدار ہولی
تعجب نہ آئے رنڈیاں کہہ رہی ہیں
نہ جاۓ مری خالی دستار ہولی
نہ وہ دل ہے اب اور نہ وہ ہے طبیعت
ہمارے لیے تو ہے بیکار ہولی
نہ جانے کہاں کان میں کیا صبا نے
بھاکھیلنا اُن کو دشوار ہولی
ہولی تجھ سے پامال لالہ کی دولت
بُری ہے بُری تیری رفتار ہولی

سرکوب مچھلی شہری

مسٹر پنچ کا پوسٹ بیگ

خرافات آب مورخہ پنچ زاد لطفہ - آداب و تسلیمات
سلام - بندگی - کورنش - مجرا وغیرہ وغیرہ مزاج شریف
ورعیت و توسب جو تجھے ہیں - پہلے میں اس امر کا
شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ ہی ایک ایسے وفادار
رفیق نظر آئے جو مسافر غریب الوطن کے
مونس تنہائی بنے - اور میں چند روز سے ابتک
آپ کی کوئی قابلِ قدر خدمت نہ کرسکا - آپ کے
علیک سلیک ہوتے ہی میرے وطن میں حضرت
طاعون کی وجہ سے ایسی بدامنی ہوگئی کہ گذشتہ کا
غدر یاد آگیا - گویا سر منڈاتے اولے پڑے - ظاہر
ہے کہ تدافع ضعیفین کا زمانہ ہے - عموماً ہر
مقام کی آب و ہوا خراب ہورہی ہے - خصوصاً
وہ مقامات جہاں پیشتر سے مسٹر پلیگ رنگ
جما چکے ہوں - کہ جنرل اور افواج جرنیل جہاں
تین ماہ قبل جنرل طاعون اور سر آئیل فرنیہ
ہوم رولی کی حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے
پہلے توجہ جوں کے ذریعہ نوشین آتی رہیں انکے
بعد غائبانہ گھر دیتے ہوئے خود آدھمکے - نتیجہ یہ
پانچ نفر خان کو روپیہ نظر آنے لگے - ہر روز پانچ
پچھ طاعونی والنٹیروں کی بھرتی شروع ہوئی - ہر
محلہ سے لوگ جنرل ڈائر نک پلیگ کے مارشل لا
کی بھینٹ چڑھتے جیل خانہ عدم کو روانہ ہونے لگے -
ایک نہیں دو دو ہزار ہیلتھ میڈیکل ڈپٹی افیسر
بھیجے گئے جو بادیہ نشینوں کی طرح خانہ بدوش
تنبو ڈیرہ لادے انسداد کی کوششوں میں سرگرم
رہے مگر کچھ بنائے نہ بنی - مرض بڑھتا گیا
جوں جوں دوا کی ؟ کبھی ترا کر صاحبان بازار
میں سرمہ کی سلائی بیچنے والوں کی طرح ان انجکشن
(طاعونی ٹیکہ) کی بابت کچھ دیتے رہے - کبھی
چند بیگ لیے گلی گلی پھیری والوں کی طرح آواز لگا
لگاتے ؟ ٹیکہ لگا لو ٹیکہ ! بلائی جاتی ہے
دوائی ہے ہلکے دکھائی دیے مگر جاہل پبلک کے کانوں
پر جوں بھی نہ رینگی کوشش بلیغ ایک ڈاکٹر

جس نے ۱۸۹۷ ۱۹۰۰ میں اپنے طرز عمل سے پبلک
کی جہالت پر غالب آکر کتنے اشخاص کو ایک دفعہ
بنایا - جو اس وقت تک پلیگ کے حملوں سے محفوظ
ہیں - اسکے بعد پھر ہر چند کوشش کی مگر کوئی جادو
نہ چلا جیسا اچھی طرح چٹکی لگانے والے سید دولہا
سری ہست ؟ ؟ انجمن ہاس شفاخانہ سرکاری پنجاب
کے چیلوں کی طرح مارے مارے پھر چکے اور دال نہ
گلی تو مجبوراً بوریا بدھنا سنبھال چلتے پھرتے نظر آئے
یہاں خالی میدان دیکھ کر شکر کمیشن تحقیقاتی لیڈی ہارڈ
کا قافلہ بھی آدھمکا ہے

سائنس دیکھی تن بسمل میں جو آتے جاتے
اور جلاد نے چرکا دیا جاتے جاتے

انھوں نے بھی حصول سوراج کی کوششوں میں
حصہ لیا - ساکنان دہیہ کو دام تزویر میں گرفتار
کرکے حراست میں پاسنک جسم پر تسلط حاصل
کرکے ارکان سلطنت اپنے اپنے فرائض انجام دینے
میں مصروف ہوئے - ہنگامہ کی ناگہ تپ ہی ہوئی -
کھانسی کا چھو ہوا - درد سر نے نیزہ بازی کی مشق
شروع کی - دوران سر کی دورہ پڑنے لگے - تپ نے
بم بازی کے لیے ہوائی جہاز کی تیاری کی - تنفس نے
قلعہ شکم کی روزن بندی کی اختلاج جمنا سٹک
کی کلابازیوں کی مشق کرکے ڈرل ماسٹری پر مامور
ہوا - کرنل عوسائیل نے فوج اجسام کی کمان کر کے
نیرن بول دیا - لرزہ نے نشار قبر کا مزہ چکھایا - بخار
نے آتش جہنم کا سماں دکھایا - ورم جگر کسی معشوق
دنیا دار دل آزار کی طرح ہمکتا رہا - ورم طحال
ایک مکار مونس تنہائی کے مانند پہلو نشین ہوا -
عدالتیں قائم ہوئیں مقدمات فیصل ہونے لگے -
کسی نے عدالت ملیریا سے شراب سیہادی کے ساتھ
چکی پیسنے کی سزا پائی - کوئی طاعونی سشن سپرد
ہوکر سزائے موت کا مستوجب ہوا - کسی کو ورم اکبر
صدر ریاست آخرت کا حکم سنایا گیا - مکانات مسکونہ
پر قبضہ مخالفانہ کرکے مسکینوں بیچاروں کو شہر بدر
کیا خوف مقابلہ سے کوئی آوارہ وطن کھگڑی کی سیر
کر رہا ہے - کوئی ہوائی کی ہوا کھا رہا ہے جو گرجی

مصیبت کے ماروں نے سنگنتیں کھجوروں کی طرح
ٹیٹیاں کھیریں - پال جائی - جھونپڑیاں بجائیں جگر
بیابان میں بسیرا لیا جنھوں نے بستی کی اقامت
ترک نہیں فرمائی مرعوب آنبات میں اس طرح
محصور ہوگئے جیسے سرنا میں غیروں کے جنگی جہانہ
بیچارے فقرا کی ہر طرح مرن ہے - ادھر ان موذیوں
کا نرغہ ادھر افلاس کی چڑھائی - بوجہ استیلائے
طاعون وفرار مردم استحصال بالقرض والرہن کا
دروازہ بند - اگر کوئی کیس ہوا تو اسکے ساتھ
جیتے ہوئے سوگوار بھی فکر تجہیز و تکفین میں نزع
در گور - یا اللہ ایسی موت سے زندگی بہتر - دوہائی
ہے دوہائی ہے

نہ یک داغ غم تازہ کا ورد دل شاں سارم
چراغ آرزو صد بار گل شد بر سر منزل

رہی سہی جو کسر تھی وہ مسٹر ملائی فائیٹر (تپ میعادی)
کی اصلاحی اسکیم نے پوری کر دی -
بات تو یہ ہے کہ جو مجسم ہوکر سامنے آجائے اس سے
کوئی مقابلہ کرے - یہاں تو یہ حضرات شان شیطانی
دکھاتے آنکھ سے اوجھل دل میں جا گزین - حاضر غائب
کا صیغہ گردانتے تشریف لاتے ہیں جن سے مقابلہ
امکان بشری سے خارج ہے - سنتے آتے ہیں کہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مچھروں کی ٹڈی
فوج نے نمرود کا ناک میں دم کردیا تھا - مگر یہاں
آنکھوں سے دیکھ لیا کہ طاعونی پسوؤں نے بستیاں
ویران شہر خموشاں آباد کردیے - لوگوں کو بھاگتے
راستہ سجھائی نہ دیا -
بندہ بھی اسی سفاک کے پنجۂ ظلم میں گرفتار
رہگذران عدم رفتگان طاعون کے زمرہ میں
شامل ہونے ہی کو تھا - مگر رسی دراز تھی اعزا
و اقربا نے کوشش بلیغ جو کالت حکیم سید
شبیر حسن صاحب حاکم (جیل خانہ) کے پاس قسمت
کا پھیر ریلیز حکم رہائی منگا لیا ؟ رسیدہ بود
بلا سے ولے بخیر گذشت ؟ چند روز تو ضعف
نے پیکان کے یہاں کا نیلامی ڈنگا بنا رکھا -
لکھنے پڑھنے سے دماغ رکاب کھچ کی نبرکی کے

شل جگر کیا کر وہ گرد وں کا مقابلہ کرتا تھا۔ اگر اب
کسی قدر چانگا ہو چلا ہوں امید ہے کہ بہت جلد
حسب دلخواہ آپ کی خدمت کرنے کے قابل ہو جاؤں۔
ابھی تو وطن مالوف کو ترک کر کے ایک میل کے فاصلے
پر ایک موضع میں پناہ گزین ہوں۔ یہاں دیار سے
دور کا رہے بیک بینی و دو گوش ایک خس پوش
پنجرہ میں شب بھی ہی ہیبو کا وظیفہ پڑھا کرتا ہوں
سے نہ قاصد سے نہ سپاہ نہ مرغ نامہ بر
کسی دیکھیں مانی بر و خبر سے
ایک روز روز گئی ماتے پلنگ پر دراز اپنے صحرائے
خیال کی بادیہ پیمائی میں مصروف تھا۔ یکایک ایک
طرح ذہن میں آ گئی چند اشعار طبیعت کی مشین نے
نوسا ڈھال دیئے۔ جو ہدیہ خدمت کیے جاتے ہیں؟
گر قبول افتد زہے عز و شرف

غزل

شرق سے تا غرب ساقی کا مے میخانہ تھا
غم سمندر تھا زمیں تا آسماں اک پیمانہ تھا
کچھ سوا عشق سے بھی قدر جانانہ تھا
جس کی شمع حسن کا ہر مرغ بھی پروانہ تھا
چاند ماری کے لیے بیٹھے رہ وں جوبن یار کے
مشق تیر عشق کا آور وقت جانانہ تھا
دیکھ کر ان کی ملامت میں اچھل کر گر پڑا
قتل یہ میرا بجائے لغزش مستانہ تھا
ذبح ہوتا خنجر ابرو سے وہ عشاق کا
کیل گھر تھا یا قسی القلب کا کاشانہ تھا
اُٹھنے کو بچہ میں نہیں ہیں کھا کے ٹھوکر گر پڑا
بلکہ یہ بخت رسا کا سجدہ شکرانہ تھا
دام تقویٰ میں یہاں کیا کوئی پھنستا شیخ کے
وعظ کی محفل نہ تھی یہ مجمع رندانہ تھا
جب وہ مانت اپنی مانگی پیدا ضمیرِ حاجواب
ہاں دیں نا یقیں نقد دل اپنا وہ تو مرا نذرانہ تھا
جب جواں تھے تب کسی کی بھی وہ سنتے ہی نہ تھے
تین پانچ پر مزاج نازک شاہانہ تھا
گھر بہشت ہر بریوں کی قیدیوں کا شور و غل
یار کا دربار بھی گویا پولس کا تھانہ تھا

ہائے قسمت ذبح قاتل نے کبوتر ہی کیا
تھا وہ میرا نامہ بر کی موت کا پروانہ تھا
اب وہ دن ہے نہ طاقت ہے نہ آزادی بائم
وہ بھی دن تھے کہ جب اس شوخ سے یارانہ تھا

دل آگاہ

ریاض بریلوی

---

(۲)

مولانا! اودھ پنچ کے کسی گزشتہ نمبر میں ایک
ریشائیل صاحب نے داڑھی کی جامع و مانع تعریف
یوں کی تھی:۔

صید از حرم گشتہ خم ریش بلند تو
فریاد از تصاویر مشکیں کمند تو

ڈاڑھی کیا ہے! بزرگی کی دلیل۔ دکھاوے کی تکمیل۔
رعب کا آلہ۔ خاندانی کی علامت۔ چہرہ کا شاندار
کی بہار۔ قائم مقام کشتائی دکالر۔ دُم یا جنتر
کھجلی کا منتر۔ دام بے ریائی۔ جوئوں کی رانی۔

جاروب صفائے سینہ۔ گرد پوش دل کینہ کش
آ ہو شکاری کا مشغلہ بیکاری۔ حریف کا آلہ عفو
سفر میں نو بنائے مغربیت و عوض کا وکیل
معاون مکر۔ بجالت کا تاج۔ ستیں عادت قائم مقام حسین
شرفا کا نشان۔ بعض اوقات بڑی کرسی کی خشت کا آلہ بگ
نوابزادگی کا اجارہ۔ تسبیل اندر کیسہ اندر میں کے
بھی پوشیدہ ذوق۔ بچوں کا کھیل۔ مکڑیوں کا جیل
بے داموں کا مور چھل۔ دن دہاڑے شب بیتے کا کمل
.... اس جلیس کی تو جید انفعات کو اس طرح
جذب کر لیتی ہے جیسے جاذب کا غذ سیاہی کو مقناطیس
رہے کو۔ کہرباگھاس کا تنکا تنگ جیسی کو سے

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی
کہ یک دم بی سیاہی علم با خند ریش طولانی

تجربہ کار حضرت ریشائیل کا پایاں قدم بڑا جائے
کہ انھوں نے داڑھی کو مصرف ایسا واضح کر دیا کہ
فراغت سے داڑھی جھنڈی گرد غبار کا ایک پیرا آئی خدمی
چنانچہ بالفعل ایک داڑھی کا کارنامہ قابل عرض خدمت ہے

دو حیرت انگیز کتابیں

نیران بیدا ایک عجیب و غریب کتاب ہے جس میں بوہرہ مذہب کی تاریخ نہایت دلکش پیرایہ میں لکھی گئی ہے اس کتاب میں داؤدی اسمٰعیلیہ کے اصول و عقائد اور اس کے اہم مشرب فرقوں کے درمیانی اختلافات کا سبق آموز تذکرہ ہے اور جس میں بوہروں کی وجہ تسمیہ۔ ان کی تعلیمی و معاشرتی حالت۔ ان کے اخلاق و عادات ان کے امام اور داعی کی پوزیشن اور اختیارات۔ ان کا جاہ و جلال اور انتہائی عروج کا وہ زمانہ جس میں انھوں نے شمالی افریقہ دمشق بیت المقدس۔ حجاز۔ یمن۔ مصر وغیرہ ممالک پر حکومت کی جن میں دعوت کا قیام ہوا اور سلسلہ یمن سے منتقل ہو کر ہندوستان آنا۔ گجرات اور دیگر حصص ہند میں ان کے مذہب کی تبلیغ و اشاعت اور ان مضامین کا اہم حصہ جو مرزا پوری کے نام سے گزشتہ سالوں میں شائع ہوئے تھے اور اس عظیم الشان مقدمہ کی تفصیلی سرگذشت جو مخاصمت ہو کر دیچیں بچا اور تک عدالت العالیہ (ہائیکورٹ) بمبئی میں زیر سماعت رہا۔ جج کا مکمل فیصلہ اور اپیل بھی۔ نصف اور اس کا انجام وغیرہ وغیرہ مضامین نہایت دلربا اور عجیب طریقہ پر قلمبند کیے گئے ہیں۔
اس کتاب کی لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ کاغذ سفید چکنا۔ سرورق مرصع اور رنگین ضخامت ۳۰۰ صفحات
باوجود ان سب خوبیوں کے قیمت کچھ بھی نہیں صرف عیر علاوہ محصول ڈاک۔

استدلال اُردو یا فارسی جو ہندوستان میں نہایت مشہور و ممتاز وکیل ہیں جیسے جانا جاتی کے عقدہ کے مقدمہ میں سیدنا و مولانا طاہر سیف الدین صاحب کی طرف سے پیروکار رہتے انھوں نے ۸ جنوری ۱۹۲۱ء کو اپنی بحث جسٹس مارٹن کی عدالت میں شروع کر کے چار روز میں ختم کی تھی یہ بحث بجائے خود ایک علم دین کے مناظرہ سے کسی طرح کم نہیں۔ بار بار عدالت اعتراض کرتی ہے اور مسٹر ڈیسائی اس خوبصورتی سے جواب دیتے ہیں کہ ایک خاص لطف پیدا ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بہ لحاظ معلومات بھی یہ بحث نہایت مرکز ان مسائل پر مشتمل ہے چنانچہ داؤدی بوہرہ فرقہ کے اکثر مخفی اور حیرت انگیز عقائد اس میں بے نقاب کیے گئے ہیں۔ استدلال اسی بحث کا اردو ترجمہ ہے۔ بحث کے جستہ جستہ ۳۲ مقامات میں نہایت مفید اور معلومات سے معمور تمہید اور تنقیدیں درج کی گئی ہیں۔
اس کتاب کی بھی لکھائی چھپائی نہایت عمدہ کاغذ نفیس چکنا حجم ۱۹۲ صفحات قیمت صرف ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔
نوٹ:۔ کتب فروشوں کو معقول کمیشن دیا جائے گا جو بذریعہ خط و کتابت معلوم ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ مالک مطبع نادری کوتوالی بازار شہر جبلپور (سی۔ پی)



"والٹوالنسی"

پنچ۔ "کیا ہے؟"
مخنف۔ "کچھ نہیں تخفیف کا ارادہ ہے"
پنچ۔ "بہت عقلمند۔ جدھر کا پلہ ہلکا ہے اُدھر ہی تخفیف کا ہاتھ بڑھاتے ہو۔"

یہ ایک تارک سوالات کی داڑھی ہے مگر کیا اچھی بات
کی داڑھی ہے۔

غالباً آپ کو معلوم ہوگا کہ جب کانگریس اور خلافت نے میونسپلٹیوں پر دھاوا بول دیا ہے جلسہ صوبہ مرکز اودھ کی خلافت کمیٹی نے بھی کچھ لوگوں کو داڑھی کے جھنڈے پر چڑھا لیا اور اعلان شائع کر دیا کہ فلاں حلقہ میں فلاں شخص ہماری جانب سے امیدوار ممبری ہے چلیے کوشش کا جوڑ رہا۔ اور اس جوڑ کے سایہ میں نامزد شدہ ممبر کبڈی کھیلنے اور کلانچیں مارنے لگے۔ یہ گمان بھی نہ تھا کہ اس جوڑ کا سایہ ممبروں کے سر سے ڈھل ہو کے پھٹتے سے لڈوؤں کے خوان پر پڑ جائے گا۔ اور کمیٹی برائی کی خدمت انجام دے گا۔ اللہ سلامت رکھے اس داڑھی کو بھی ہر گز قائل ہو گئے۔ طالب علم کہتے ہیں کہ برکت کا ترجمہ ہے سرکت۔ اور سکون کے معنے ہیں ٹھہراؤ داڑھی ایک متبرک چیز ہے لہذا اسکا سایہ بھی سرکتا رہتا ہے۔ اگر امیدواران ممبری کے سر سے سرکتے سرکتے لڈوؤں پر کوا ہر شخص گر گیا تو تعجب نہیں۔ مزا تو یہ ہے کہ اس وہ بھی داڑھی میں کسی نے زعفران کا روغن [illegible] مل دیا روغن کی چکنائی پہنچا تھی کہ سے

ان تلوں تیل ہی نہ تھا گویا

کانگریس اور خلافت کے منتخب ممبران کو بجا دلی بتائی گئی اب گلاب کیوڑے کے قرابوں پر نظر لگا رہی ہے اور ابر رحمت کی طرح مشکی گولیاں برسا رہی ہے۔

ابر اٹھا تھا کعبہ سے اور جھوم پڑا میخانے پر

اس اختلاف کا نتیجہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلم امیدوار جنہیں کانگریس نے نامزد کیا ہے ضرور کامیاب ہوں گے اور مسلم امیدوار جنہیں خلافت کمیٹی نے چنا ہے دکتور کی قسمت کی داڑھی میں جوڑا بھول لیں گے۔ اگر یہ داڑھی کی برکت سے [illegible] تو سمجھیے کہ قسمت اچھی تھی [illegible] کسی طرح [illegible] ممبری ہو جائیں گے

ورنہ پڑا ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

[illegible] بکا جور ہے

مولانا پنچ کی نوٹ بک

جب اندر سبھا والے گلفام نے سبز پری سے خفگی تھی کہ مجھے راجہ اندر کے اکھاڑے کا تماشا دکھا دو اور بات ذرا سی بینائی پر گئی تھی تو سبز پری نے جھلا کے جواب دیا تھا کہ سے

دیکھ پچھتائے گا میرا جو بڑا دل ہوگا
وصل تجھ کو نہ پری کا کبھی حاصل ہوگا

یہ ایک منظوم دھمکی تھی لیکن جن لوگوں نے لیجسلیٹو اسمبلی میں مسٹر رنگاچاریہ اور مسٹر [illegible] کی گفتگو سنی ہے کچھ عجب نہیں کہ انکے سامنے اندر سبھا کی سبز پری آگئی ہو۔ رنگاچاریہ نے کہا کہ لارڈ پیل اہل ہند کی موجودہ حالت سے ناواقف ہیں انھیں اتنا احساس نہیں کہ ہندوستانی حکومت [illegible] کے پہاڑ سر سے [illegible] قانونی [illegible] ستمبر [illegible] میں صرف [illegible] بات کہی تھی کہ عطیات پر نظر ثانی فرمائیے ہندوستان کو خوان نعمت انگلستان سے ہماری سرکاری ملا ہے وہ نہ امیروں کا اگالدان ہے نہ غریبوں کے پیٹ کا ادھار۔ وہی مثل ہے۔

[illegible] جب [illegible] حضرت [illegible] کے مطالبہ پر وہ چاول چاول [illegible] کرامات کر دیا۔

ابھی ہم کچھ کہتے نہیں [illegible] وہ دوسرے نے جواب دیا کہ ہوش کی دوا کر طفیل [illegible] نہیں [illegible] [illegible]

جاہل ہے۔ جانتے ہو وہ کون ہے [illegible] کا ایک رکن ہے وہ معاملات ہند کا انگریزی پارلیمنٹ (سبھا) میں نگران ہے سے

دیکھ پچھتائے گا اسکا جو بڑا دل ہوگا
وصل سلطنت کا پھر تجھ کو نہ حاصل ہوگا

تیسرے نے کہا زیادہ دھمک کے چال چلنا ٹھیک نہیں [illegible] زیادہ [illegible] میں [illegible] نہیں [illegible] مجھے بھی جواب دینا آتا ہے مگر اب کون کہے۔ بس آرزو میں ہی ختم۔ مطالبہ [illegible] [illegible] کی طرح [illegible] دھرتی ڈھیلی ہو گئی۔ ایک طرف سے صدا آئی میں ہیں آپ تو ناحق خفا ہوتے ہیں۔ ہمارا منشا تو صرف [illegible] لائق یا دوسرے کے لائق بیٹے نہیں [illegible] چلاتے تھے۔ چلیے [illegible] کی طرح قرار داد [illegible] کھا گئی ہوں گے ہیں کہ ان جلنے والوں سے تو شہزادہ گلفام ہی اچھا تھا جسے سبز پری کی طرف سے یہ جواب ملا

چل [illegible] اندر کا دکھا لا [illegible]

علی ہذا القیاس [illegible] کا مسودہ قانون بھی بامروت ممبران کے حبس [illegible] اور [illegible] کی جھاڑیوں میں پروان چڑھ گیا۔

ایک بیچارے [illegible] کی نشانی کسی [illegible] کے [illegible] جھگڑے میں پھنس گئے۔ [illegible] کہتے تھے [illegible] جب [illegible] خوب نرم ہو گئیں تو فرمانے لگے [illegible] تیری خاطر [illegible] نہیں تو بتا دیتا۔ مسودہ قانون [illegible] کے متعلق ایک صاحب فرماتے ہیں [illegible] تو یہ مسودہ قابل اعتراض مگر خیر خاطر [illegible] آپ کی [illegible] قبول کیے لیتے ہیں [illegible] [illegible]

اگر یہ صحیح خبر ہے کہ زمیندار لاہور کے نام ۲۲ فروری کو بمبئی آرڈر [illegible] چاہیے تھے وہ مسٹر [illegible] کے [illegible] میں شامل ہو کر [illegible]

[illegible] کانگریس اور خلافت [illegible] حضرات [illegible] دونوں قومی مجالس کی توہین کی ہے [illegible] کے مطالبات کی وقعت کو حکومت وقت کی نگاہوں میں سبک کر دیا۔ پنچ۔

بالا بالا طے کر لیے گئے تو ہم کو یہ سمجھنا چاہیے کہ ریفارم کی دوسری قسط بھی ہندوستان کو مل گئی۔ معلوم نہیں کہ یہ نئی آرڈر کس قسم کے تھے اگر جماعت کی رہائی کے پبلک نے اصرار کے بعد یہ حق ہندوستانیوں کو ملا تھا تو یہ کیسے نہیں ہے حق بھی ہندوستان کے حق کے بعد جس کی [illegible] سے ہندوستانیوں کو زمینداری کی نہیں ہے۔ نہ زمیندار ہی ان نئی آرڈر کے متعلق ہوا ہے نہیں ہو چکا مناسب ہے کہ آئرش رنگ کی ہندوستان کو ملک میں جائے اور اس طرح ملکیت زمیندار کے بھی اس وقت تک فائدہ اٹھائے جب تک اس کی عزت کی پائی پائی ادا ہو جائے۔

پھر ایک راحت کی امید مصیبت کے بعد ہوتی ہے۔ اس فطری قانون کو ہمارے صوبہ کی گورنمنٹ نے ابھی طرح یاد کر رکھا ہے۔ ہار جیت رہی جو سیر [illegible] جانی رہی کہ ہندوستان [illegible] رہی جب ان کی رہائی کا سوال کونسل میں پیش ہوا تو حکومت نے جواب دیا کہ آدمی وہ کہ پیر قدری اے حضرت ابھی چند ہی روز تو ان کو رسی بٹتے گزرے ہیں ابھی سے رہائی کیسی۔ بیشک ابھی ایسی مصیبت نہیں پڑی کہ راحت کی قرار واقعی قدر ہو۔ تھوڑے دنوں ہندوستان بڑا ہے گزرنے کا خیال رہے۔ ابھی فتنہ سازی سے وقت حکومت میں جیل کا اندیشہ ہے ملک کی چیزوں کا کھٹکا ہی نہیں ہے۔

ذرا اس کی ضد کے اپنا دین ایمان ہو گیا
یہ بھی کافر ذرہ کا فرمسلمان ہو گیا

جس طرح اتحاد کو اتفاق سمجھنا حماقت ہے اسی طرح اتفاق رکھ [illegible] کو اتحاد کا لقب دینا بے تکی ہے۔ اگر ترکی اور خلافت کا اتفاق اتحاد ہے تو اس پر پرانا کلاکرے اور شہر کے ہندو مسلمان بنائے جاتے ہیں یا مسلمان تسبیح کو زنار سے بدل رہے ہیں پکار رہے۔ یار دوست

جو پڑ گئے عشق میں پانی اے سب جادہ کم
اور کوئی پوچھے تو منہ کھول کے وہ جاؤ تم

ہندوؤں کو شکایت ہے کہ اورنگ زیب نے ان۔

خاص اخراس راہ میں رہا دور عیں کو ہندوستانی مسلمان بنا دیں صاحب ہم نہیں جان پائی بیان کا سمجھ سکے یہ ہی مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ایک جماعت قوم کو بعد میں بد صورت کیا اس طرح نہیں ہو گئی اور اسلام کا جلوہ دیکھ کے خیال ہوئے تھے۔ بیسے قتال جنگ ہوا اور سے واسطہ نہیں اگر ہندوستانی پہلا مذہب پر مجبور کیے جاتے تو ہو سکتا تھا۔ رامپور سمجھنے کے دشمنی تھے ان کو بے حد حرم کرنا نہایت ضروری جو عصر بالسرورت نبی صلی اللہ کی تکمیل ہوئے چھوڑ دی ستایا۔ تو مسلم ضعیف الایمان رہ گئے کرا ستہ چھوڑ دو تو ہم ان کو راہ راست دکھائیں غرض یہی تو ہے ہیں ہے عنقریب منتقل ہو تا جا جاتا ہے۔ اگر ٹل گیا تو کہہ دو کہ ریفارم کی تیسری قسط جو بیس برس بعد ملنے والی تھی پیشگی وصول ہو گئی۔

امتحانوں کو تقدیر نے مو جھیں بیچی کراپس خبریں آرہی ہیں کہ سر زات سوائے ایک ایک جہاز کے باقی ہر ایک طاقت نے اپنے اپنے جنگی جہاز ہٹانے کا طے کر لیا ہے سہ

بائے دستہ لالیاں ہو ہیں بود
بائے ہو ہیں حیف بے تمکیں بود

خرچ کے گئے تماشہ باندھے گئے مگر راستہ ناپا اور چلے آئے صرف ہجر کی ہاتھ لگی۔ سر دست یہی غنیمت ہے۔ اب سنا ہے کہ پاشا صاحب امریکہ کی کرپائی رہے ہیں آپ نے پہلے تو لیبیا ہو دی ترمیت خوانی کر دوا دے مرکیہ ترا کیا کتنا اے صاحب جنگ سے رو کتے ہیں اس سرزمین نے کا کی حجت مصافحہ دکھائی۔ بس خیر خواہی خلق کا اسی تجربہ خو پر خاتمہ ہے اور سلطنت کے اصول سلام۔ کیا نہ ہوتا ہمارا منظر میں مطلب پر آرہے۔ کیا؟ اللہ منشاء میں کئی صاحب ہی دھڑ میں مصافحہ نہ ہم جانتے ہیں یہ سمجھ کر دو مشورے کہ سیاست کی بستی سرفی ہے۔ جی ہم جانتے ہیں کہ یہ بے رخی یہ علیحدگی کوئی دیر پا نہیں۔ موقع ہو گیا تو تمہیں خون کا جوش بیچ میں جانے پر مجبور کر دیگا

دیکھیے اس [illegible] ہمدرد کا جواب کیا ملتا ہے۔

آہ لبنان مصر کی حالت بد سے بدتر ہوتی جاتی ہے۔ ہندوستان کی حالت معلوم ہو تو حد سے متجاوز ہو چکی ہے۔ لوگ وحشیانہ قتل و [illegible] جو ہو رہی ہے۔ عراق کی نسبت ابھی کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ سنا ہے کہ فوجیں ہٹائی جا رہی ہیں۔ غرض ہفتہ بھر کی خبروں کا یہ خلاصہ ہے۔ ہمارا یقین ہو کر ملکی رفتار جواندر کا مطالعہ کیجیے۔ اس ہم یہ کہنا تو بھول ہی گئے کہ فرانس کی ترکوں کی شامت آگئی اہل سیاست کا خیال ہے کہ وہ ملی اور جہاز ارتقا سے ستارہ یارانہ کا نتیجہ کے ایک مغلیہ لیگ آف نیشن بنانا چاہتا ہے اگر یہ صورت وجود میں آگئی تو دو لیگ آف نیشن ہونگی ایک کا راس الرئیس فرانس ہوگا اور دوسری کا انگلستان۔ شاید یہی وجہ ہے کہ انگلستان آنکھیں نکالے رقابت کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے۔ اگر فرانس کا منصوبہ پورا ہوا تو یقیناً ترکوں اور انگریزوں کی پرانی دوستی کا ٹوٹا ہوا رشتہ پھر جڑ جائے گا۔ اور ممکن ہے کہ یوں شعر خوانی ہو سہ

بس اب بگڑے پہ کیا شرمندگی جانے دو مل جاؤ
قسم لو ہم سے گر یہ بھی کہیں کیوں ہم نہ کہتے تھے؟

اور وصل بھی ہو۔ عراق بھی آزاد ہو۔ تم جانو وہ جانے عرب بھی مل جاتا۔ اس پر بھی شرح انشاء اللہ ہے تو رحمتی کی طرف سے نازل ہو رہا ہو زیر سوانحہ کے تذبذب میں اس سے اور ترکوں سے نہ چھن جائے۔

اکالیوں کی برداشت کا راز

صرف

[illegible] قوت [illegible] ہے
[illegible] کرنے کے بجائے [illegible] کریں۔
مفصل فہرست ذیل میں ملاحظہ کیجیے۔

قیمت

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible] تبدیل کرنے کے بجائے مفصل حالات تحریر کرو۔ [illegible] ارسال کیجیے۔
(۴) [illegible] گولیاں
(۵) [illegible] استعمال سے [illegible] کی عادت ترک ہو جاتی ہے [illegible]
(۶) [illegible]
(۷) [illegible] موجود ہیں

المشتہر: منیجر [illegible]

عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ چند تیر بہدف ادویہ

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

قیمت فی بکس [illegible]

طلائے [illegible]

[illegible]

فی شیشی [illegible]

الم عنبری آتشہ خاص الخاص

[illegible]

[illegible] مشک

[illegible]

قیمت فی بکس ۲۰ خوراک [illegible]

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی کارڈ درکار ہے

فرمائش کرتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے | منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ | فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نرخنامہ شتہارات اخبار اودھ پنچ لکھنؤ (پیشگی)

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

مندرجہ بالا نرخنامہ رعایتی ہے [illegible]

[illegible]

فی اشاعت — منیجر

سرکار سے رجسٹری کیا ہوا

[illegible]

بڑا [illegible] کی دوا

[illegible]

ملنے کا پتہ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا

ہر بیماری کا علاج خود کر لو

[illegible]

شرائط اشتہارات

[illegible]